(S_1996_8_464_471)

سپریم کورٹ رپورٹس (1996) .SUPP 8 ایس سی آر

راج کمار گپتا

بنام

لیفٹیننٹ گورنر، دہلی اور دیگران

5 نومبر 1996

[جے۔ایس۔ورما، کے۔راماسوامی اور ایس۔پی۔بھروچا، جسٹسز]

مزدوری قانون:

صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947:

دفعہ 34۔مناسب حکومت کا حکم جو کہ کرمچاری سنگھ کے سرپرست کو دفعہ 25U کے تحت قابل سزا جرم کی شکایت درج کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ منعقد، درست۔مناسب حکومت اپنے علاوہ کسی اور کو، یہاں تک کہ ایک غیر سرکاری ملازم کو بھی شکایت درج کرانے کا اختیار دے سکتی ہے۔

الفاظ اور محاورات :

الفاظ" یا صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 34(1) میں ہونے کے اختیار کے تحت۔ مطلب۔

مدعا علیہ نمبر 1، دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر نے صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کے دفعہ 34 کے تحت ایک حکم نامہ پاس کیا جس میں اپیل کنندہ، کرمچاری سنگھ کے سرپرست، آجر۔کمپنیوں، ان کے ڈائریکٹرز اور ان

کے خلاف شکایت درج کرنے کا اختیار دیا گیا۔علاقائی مینیجر، مقابلہ کرنے والے جواب دہندگان، غیر منصفانہ مشقت کے ارتکاب کے لیے جو کہ ایکٹ کے دفعہ U-25 کے تحت قابل سزا ہے۔ڈائرکٹرس اور ریجنل مینیجر نے اس حکم کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا، جس نے ان کی رٹ پٹیشن کو پہلے کے فیصلے کے لحاظ سے اجازت دی جس میں کہا گیا تھا کہ ایکٹ کے دفعہ 34 کے تحت شکایت حکومت یا اس کے عہدیداروں کے ذریعہ دائر کی جاسکتی ہے۔پریشان ہو کر اپیل کنندہ نے اس عدالت میں موجودہ اپیلیں دائر کر دیں۔

درخواست گزار کی جانب سے دلیل دی گئی تھی کہ ہائی کورٹ کے پاس ایکٹ کی دفعہ 34 کو محدود انداز میں پڑھنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔مدعا علیہ کے لئے یہ دلیل دی گئی تھی کہ ایکٹ کی دفعہ 39 کی دفعات کے تحت مقرر کردہ مناسب حکومت کا صرف ایک نمائندہ ہی دفعہ 34 کے تحت مجموعہ دائر کرنے کا مجاز ہو سکتا ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد1.1 :۔انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ 1947 کی دفعہ 34 میں اس پارٹی کے بارے میں کوئی حد نہیں ہے جس کو اجازت دی جاسکتی ہے۔یہ مزدور، ٹریڈ یونین اور آجر ہیں جو مذکورہ ایکٹ کے تحت جرائم سے سب سے زیادہ فکر مند ہیں اور نہ ہی دفعہ 34 کی شرائط اور نہ ہی عوامی پالیسی یہ تقاضا کرتی ہے کہ انہیں اس طرح کی شکایات کرنے سے باہر رکھا جائے۔اس کے ساتھ ہی دفعہ 34 کی دفعات مذکورہ ایکٹ کے تحت جرائم کی شکایت کرنے کے لئے کسی مزدور یا ٹریڈ یونین یا آجر کے حق پر ایک حد کی نوعیت کی ہیں۔مفاد عامہ میں انہیں بے بنیاد، بے بنیاد یا غیر قابل قبول شکایات کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے اور اس مقصد کے لیے دفعہ 34 کا تقاضا ہے کہ کسی بھی شکایت کا نوٹس اس وقت تک نہیں لیا جائے گا جب تک کہ وہ مناسب حکومت کی اجازت سے نہ کی جائے۔[470ھ، 471اے،بی]

ٹوبو انٹرپرائزز لمیٹڈ اور دیگران بنام لیفٹیننٹ گورنر، دہلی اور دیگران، 53(1994) ڈی ایل ٹی 255 نے اسے مسترد کر دیا۔

ایس۔این۔ہاڈابنام بنی لمیٹڈ،اسٹاف ایسوسی ایشن،(1989) .LAB۔آئی سی 165 کی منظوری دی گئی۔

.1.2 "یا دفعہ 34 کے اختیار کے تحت الفاظ کو لازمی طور پر مناسب معنی دیا جانا چاہئے اور مطلب یہ ہے کہ مناسب حکومت اپنے علاوہ کسی اور کو، یہاں تک کہ ایک غیر سرکاری ملازم کو بھی، دفعہ 34 کے تحت شکایت درج کرنے کا اختیار دے سکتی ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ الفاظ صرف وضاحتی ہیں اور دفعہ 39 کی دفعات کے مضمرات ہیں۔دفعہ 39 مناسب حکومت کو مذکورہ ایکٹ کے تحت حاصل اختیارات تفویض کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ یہ دفعہ 34 کے تحت شکایت درج کرنے کی اجازت کے تصور سے بالکل مختلف ہے۔ [471 سی-ای]

ایشور سنگھ بگا اور دیگران بنام ریاست راجستھان،[1987] 1 ایس سی سی 101 ممتاز۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1994 کی دیوانی اپیل نمبر 8417۔

1991 کے سی ڈبلیو پی نمبر 1889 میں دہلی ہائی کورٹ کے 5.11.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے ایچ۔کے۔پوری، راجیش شریواستو اور اجول بنرجی۔

جواب دہندگان کی طرف سے ایس۔کے۔ڈھولکیا، شیو کمار اور پرمود دیال۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا۔

جسٹس بھروچا۔ 16 اپریل، 1991 کو، پہلے مدعا علیہ نے صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 34 کی دفعات کے تحت کام کرتے ہوئے مندرجہ ذیل حکم جاری کیا (اس کے بعد 'مذکورہ ایکٹ' کہا جاتا ہے):

" جبکہ دہلی کے مرکزی علاقے کے لیفٹیننٹ گورنر کے سامنے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ میسرز گارڈن سلک ملز لمیٹڈ بیلا مل کمپاؤنڈ، سہارا گیٹ کے باہر، سورت کا انتظام (ii) میسرز گارڈن سلک ملز لمیٹڈ، 4959- کچا رحمان، چاندنی چوک، دہلی- 6 نے صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کے پانچویں شیڈول میں درج غیر منصفانہ مزدوری کے طریقوں میں ملوث ہے اور اس طرح مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 26-T کی خلاف ورزی کی ہے جو کہ دفعہ 25-D کے ایکٹ کے تحت قابل سزا جرم ہے۔

2۔ اس لیے اب، مذکورہ ایکٹ کے سیکشن 34 کے تحت حاصل اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے، حکومت ہند کے ساتھ پڑھا گیا، وزارت داخلہ کا نوٹیفکیشن نمبر 2/2/61-Judl.1 مورخہ 24 مارچ، 1961 اور غور کرنے کے بعد معاملے کو احتیاط سے دیکھتے ہوئے، مرکز کے زیر انتظام علاقے دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر، شری راج کمار گپتا، سرپرست، گارڈن سلک ملز، کرمچاری سنگھ (رجسٹرڈ) 5239-اجمیری گیٹ، دہلی کو عدالت میں شکایت درج کرنے کا اختیار دیتے ہوئے خوش ہیں۔ قابل دائرہ اختیار، مذکورہ بالا اسٹیبلشمنٹ اور اس کے مندرجہ ذیل افسران کے خلاف، جو صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کے دفعہ 25-U کے تحت قابل سزا ہے، جیسا کہ تازہ ترین ترمیم کی گئی ہے۔

(i) شری پرفل اے شاہ	منیجنگ ڈائریکٹر، گارڈن سِلک ملز لمیٹڈ۔ بیلا مل کمپاؤنڈ، سہارا گیٹ کے باہر، سورت۔
(ii) شری ایس جے بھیسانیا	کل وقتی ڈائریکٹر، گارڈن سلک ملز لمیٹڈ، بیلا مل کمپاؤنڈ، سہارا گیٹ کے باہر، سورت۔
(iii) شری آئی پی سنگھ	ریجنل مینجر، دہلی۔ گارڈن سلک ملز لمیٹڈ، 4959- کچا رحمان، چاندنی چوک، دہلی-6۔

اس حکم کو آجر (تیسرے مدعا علیہ) نے دہلی ہائی کورٹ میں دائر ایک رٹ پٹیشن میں چیلنج کیا تھا۔ رٹ پٹیشن کو اپیل کے تحت حکم کے ذریعہ منظور کیا گیا تھا، جس میں کہا گیا ہے:

بنچ نے کہا، 1991 کے سی ڈبلیو پی نمبر 1715 (میسرز ٹو بوانٹر پرائز لمیٹڈ اور دیگر بنام لیفٹیننٹ گورنر، دہلی اور دیگران) میں ہمارے فیصلے کے پیش نظر مذکورہ حکم قانون کے لحاظ سے غلط ہے اور اسے خارج کر دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔ قاعدہ مطلق کر دی گئی ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعہ یہ اپیل اس شخص کی طرف سے دائر کی جاتی ہے جسے دفعہ 34 کے تحت اجازت دی گئی تھی:

دفعہ 34 میں کہا گیا ہے:

(1) کوئی بھی عدالت مناسب حکومت کے ذریعہ یا اس کے اختیار کے تحت کی گئی شکایت کے علاوہ اس ایکٹ کے تحت قابل سزا کسی بھی جرم یا اس طرح کے کسی جرم کے لئے اکسانے کا نوٹس نہیں لے گی۔

(2) میٹروپولیٹن مجسٹریٹ یا فرسٹ کلاس کے جوڈیشل مجسٹریٹ سے کم تر کوئی بھی عدالت اس ایکٹ کے تحت قابل سزا کسی جرم کا مقدمہ نہیں چلائے گی۔

میسرز ٹو بوانٹر پرائز لمیٹڈ کے معاملے میں، غور و خوض کے لئے صرف ایک سوال یہ پیدا ہوا کہ کیا کسی نجی شخص کو مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 25-یو کے تحت کسی جرم کے لئے شکایت درج کرنے کا اختیار دیا جا سکتا ہے۔ دفعہ 25-یو غیر منصفانہ لیبر پریکٹس کرنے پر سزا کا تعین کرتا ہے۔ دہلی ہائی کورٹ اس نتیجے پر پہنچی کہ دفعہ 34 کی دفعات کے تحت مناسب حکومت خود شکایت دائر کر سکتی ہے یا شکایت اس کے اختیار کے تحت درج کی جا سکتی ہے، لیکن اس میں دو حدیں نہیں ہو سکتی ہیں، یعنی یا تو مناسب حکومت خود شکایت دائر کرے یا وہ کسی نجی فریق کو ایسا کرنے کا اختیار دے۔ شکایت یا تو مناسب حکومت یا اس کے عہدیداروں کے ذریعہ درج کی جانی تھی۔ اگر شکایت درج کرنے کا اختیار کسی نجی شخص کو دیا گیا تھا تو اس کا غلط استعمال ہونے کا امکان تھا۔ شکایت کنندہ پر کوئی چیک نہیں ہوگا کہ وہ شکایت پر مناسب جانچ پڑتال کے ساتھ مقدمہ چلائے۔ وہ منصفانہ

ٹرائل میں دلچسپی نہیں رکھتے ہیں اور ملزم کے خلاف ذاتی انتقام کے ذریعے کارروائی کی جاسکتی ہے، جس سے منصفانہ اور تیز رفتار ٹرائل کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔مناسب حکومت کو پورے استغاثہ پر کنٹرول حاصل کرنا تھا۔

دہلی ہائی کورٹ نے خود کو ایس۔این۔ پڈا بنام بنی لمیٹڈ اسٹاف ایسوسی ایشن، LAB. 1989 آئی سی 165 میں کرناٹک ہائی کورٹ کے فل بنچ کے مخالف نظریہ سے اتفاق کرنے سے قاصر پایا۔فل بنچ کے سامنے یہ سوال اٹھایا گیا کرناٹک ہائی کورٹ اور فل بنچ نے کہا کہ اگر یہ نظریہ لیا جاتا ہے کہ صرف حکومت یا اس کا ایجنٹ ہی شکایت درج کرسکتا ہے، تو دفعہ 30 کی دفعات، جو کہ کسی ٹریڈ یونین کی طرف سے یا اس کی طرف سے شکایت درج کرانے کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ یا کوئی کاروبار جو متاثر ہوا، بے کار ہو جائے گا۔مقننہ کی منشا یہ نہیں ہوسکتی تھی۔کسی بھی زاویے سے دیکھا جائے تو فل بنچ کو یہ کہنا مشکل ہوگیا کہ دفعہ 34 کے تحت حکومت کے ایجنٹ کے علاوہ کسی پرائیویٹ باڈی یا کسی شخص کو حکومت شکایت درج کرانے کا اختیار نہیں دے سکتی۔

دفعہ نمبر 30 اس طرح ہے:

"30۔خفیہ معلومات کو ظاہر کرنے کا جرمانہ۔کوئی بھی شخص جو جان بوجھ کر ایسی کسی بھی معلومات کو ظاہر کرتا ہے جس کا حوالہ اس سیکشن کے دفعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دفعہ 21 میں دیا گیا ہے، ٹریڈ یونین یا متاثرہ انفرادی کاروبار کی طرف سے یا اس کی طرف سے کی گئی شکایت پر، قید کی سزا ہوسکتی ہے جو چھ ماہ تک ہوسکتی ہے، یا جرمانہ جو ایک ہزار روپے تک ہوسکتا ہے، یا دونوں کے ساتھ۔"

درخواست گزار کے وکیل نے کرناٹک ہائی کورٹ کی فل بنچ کے فیصلے پر بھروسہ کیا اور کہا کہ دفعہ 34 کو محدود طریقے سے پڑھنے کا کوئی جواز نہیں ہے، جیسا کہ دہلی ہائی کورٹ نے میسرز ٹو بو انٹرپرائز لمیٹڈ کے معاملے میں کیا تھا۔

آجر کے وکیل نے کہا کہ دفعہ 34 میں "مناسب حکومت کے اختیار کے تحت" کے الفاظ صرف وضاحتی ہیں اور دفعہ 39 کی دفعات کی توسیع ہیں۔

دفعہ 39اس طرح ہے:

(39)اختیارات کی منتقلی : مناسب حکومتیں سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے یہ ہدایت دے سکتی ہیں کہ اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت اس کے ذریعہ استعمال کیے جانے والے اختیارات، ایسے معاملات کے سلسلے میں اور ایسی شرائط کے تحت، اگر اس سمت میں بیان کی گئی ہوں، تو اس کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔

(الف) جہاں مناسب حکومت مرکزی حکومت ہو، مرکزی حکومت کے ماتحت یا ریاستی حکومت کے ماتحت کسی افسر یا اتھارٹی کے ذریعہ یا ریاستی حکومت کے ماتحت ایسے افسر یا اتھارٹی کے ذریعہ، جیسا کہ نوٹیفکیشن میں بیان کیا گیا ہو؛ اور

(ب) جہاں مناسب حکومت ایک ریاستی حکومت ہو، ایسے افسر یا اتھارٹی کے ذریعے جو ریاستی حکومت کے ماتحت ہو، جیسا کہ نوٹیفکیشن میں بیان کیا گیا ہو۔

فاضل وکیل کی عرضی میں سیکشن 39 کے دفعات کے تحت مقرر کردہ مناسب حکومت کے صرف ایک مندوب کو ہی مناسب حکومت سیکشن 34 کے تحت شکایت درج کرنے کا اختیار دے سکتی ہے۔ مجرمانہ استغاثہ کی نوعیت اور عمومی پالیسی کے مطابق استغاثہ صرف حکومت کے کہنے پر ہو سکتا ہے۔ فاضل وکیل نے ایشور سنگھ بگا اور دیگر بمقابلہ ریاست راجستھان، (1987) 1 ایس سی سی 101 میں اس عدالت کے فیصلے کا حوالہ دیا، جس پر دہلی ہائی کورٹ نے میسرز ٹو بوانٹر پرائز لمیٹڈ کے معاملے میں انحصار کیا تھا۔

ایشور سنگھ بگا کا معاملہ موٹر وہیکل ایکٹ، 1939 کی دفعہ 129-اے کی دفعات سے متعلق ہے، جو رجسٹریشن یا اجازت نامے کے سرٹیفکیٹ کے بغیر استعمال ہونے والی گاڑیوں کو تحویل میں لینے کے اختیار سے متعلق ہے۔ دفعہ 129-اے میں کہا گیا ہے 'اس سلسلے میں مجاز کوئی بھی پولیس افسر یا ریاستی حکومت کی جانب سے اس سلسلے میں مجاز کوئی اور شخص... گاڑی کو قبضے میں لے کر تحویل میں لے لیں...۔ اس عدالت نے کہا تھا کہ دفعہ 129-اے میں" دوسرا شخص" کا لفظ" کوئی بھی پولیس افسر" کے ساتھ پڑھا جانا چاہئے جو اس

سے پہلے تھا۔ یہ اظہار صرف حکومت کے ایک افسر کی طرف اشارہ کر سکتا ہے اور کسی قانونی کارپوریشن یا کسی دوسرے نجی شخص کے افسر یا ملازم کو نہیں۔ دفعہ 129-اے کے تحت تفویض کردہ اختیارات کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے مقننہ کا ارادہ ان افراد کو اس طرح کا اختیار دینے کا نہیں ہو سکتا تھا جو حکومت کے افسر نہیں تھے۔ اگر ایسا ارادہ ہوتا تو اس شق میں ایسا ہی بیان کیا جاتا۔ عام طور پر، جب بھی کوئی قانون حکومت کو کسی قانون کی کسی شق کو چلانے کے لئے افراد کو مقرر کرنے کا اختیار دیتا ہے، تو حکومت کے ذریعہ اس طرح مقرر کیے جانے والے افراد صرف ریاست کے امور کے سلسلے میں مقرر کردہ افراد ہو سکتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، وہ حکومت کے ملازمین یا افسران ہوں گے جو براہ راست اس کے انتظامی اور انضباطی کنٹرول کے تابع تھے۔ دفعہ 129 اے کے تحت نجی جماعتوں کی گاڑیوں کی تلاشی، ضبطی اور حراست اور اس سلسلے میں قانونی چارہ جوئی شروع کرنے کے اختیارات ریاست کے خودمختار اختیارات کے ماتحت تھے اور انہیں عام طور پر نجی افراد کے حوالے نہیں کیا جا سکتا تھا جب تک کہ متعلقہ قانون اس سلسلے میں واضح اہتمام نہ کرے۔ یہ الگ بات تھی کہ اگر کوئی نجی شخص اپنے طور پر مجسٹریٹ کے سامنے شکایت درج کرواتا ہے اور فوجداری الزام ثابت کرنا چاہتا ہے۔ ایسی صورت میں نجی شخص تلاشی، ضبطی یا حراست کے قانونی اختیارات کی مدد سے جرم کی تحقیقات نہیں کرے گا۔

ہمارے خیال میں ایشور سنگھ بگا کے معاملے کا فیصلہ واضح طور پر مختلف ہے۔ موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ 129-اے کی دفعات گاڑیوں کو ضبط کرنے اور حراست میں لینے کے اختیارات سے متعلق ہیں۔ یہ ریاست کی پولیس کی طاقت ہے۔ اس اختیار کے تناظر میں اس عدالت نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ " دوسرا شخص " ریاست کے خودمختار اختیارات کا استعمال کرے گا اور اس لئے وہ ریاست کا ملازم ہونا چاہئے۔ اس نقطہ نظر کو "کسی بھی" کے الفاظ کے ساتھ " دوسرے شخص " کے الفاظ پڑھنے سے تقویت ملی۔ اس سے پہلے اس دفعہ میں استعمال ہونے والے پولیس افسر کا استعمال کیا گیا تھا۔ عدالت نے نوٹ کیا کہ ایک نجی شخص شکایت درج کرا سکتا ہے لیکن وہ دفعہ 129-اے کے تحت تلاشی، ضبطی اور حراست کے اختیارات کا حقدار نہیں ہوگا۔ لہٰذا یہ دفعہ 129-اے کے ذریعے دیے گئے اختیارات کی نوعیت تھی جس کی وجہ سے عدالت نے کہا کہ دفعہ 129-اے میں 'دوسرے شخص' سے مراد حکومت کا ملازم ہے۔

مذکورہ ایکٹ کے تحت غیر قانونی ہڑتالوں اور لاک آؤٹ (دفعہ 26، 27اور 28)، تصفیے یا فیصلے کی خلاف ورزی (دفعہ 29)، خفیہ معلومات ظاہر کرنے (دفعہ 30)، بغیر نوٹس کے بند کرنے (دفعہ 30اے) اور زیر التواء سروس کی شرائط میں تبدیلی (دفعہ 31اور دفعہ 33) کے لئے سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔ان جرائم کا سب سے زیادہ گہرا تعلق مزدوروں، نمائندہ ٹریڈ یونینوں اور آجروں سے ہے۔

دفعہ 34 کی دفعات کے مطابق کوئی بھی عدالت مناسب حکومت کی شکایت یا مناسب حکومت کے اختیار کے علاوہ مذکورہ ایکٹ کے تحت قابل سزا کسی بھی جرم یا اس طرح کے جرم کے لئے اکسانے کا نوٹس نہیں لے گی۔جس فریق کو اجازت دی جاسکتی ہے اس کے بارے میں اس میں کوئی حد نہیں ہے۔ یہ مزدور، ٹریڈ یونین اور آجر ہیں جو مذکورہ ایکٹ کے تحت جرائم سے سب سے زیادہ فکرمند ہیں اور نہ ہی دفعہ 34 کی شرائط اور نہ ہی عوامی پالیسی یہ تقاضا کرتی ہے کہ انہیں اس طرح کی شکایات کرنے سے باہر رکھا جائے۔

اس کے ساتھ ہی دفعہ 34 کی دفعات مذکورہ ایکٹ کے تحت جرائم کی شکایت کرنے کے لئے کسی مزدور یا ٹریڈ یونین یا آجر کے حق پر ایک حد کی نوعیت کی ہیں۔مفاد عامہ میں انہیں بے بنیاد، بے بنیاد یا غیر قابل قبول شکایات کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے اور اس مقصد کے لئے دفعہ 34 کا تقاضا ہے کہ کسی بھی شکایت کا نوٹس اس وقت تک نہیں لیا جائے گا جب تک کہ وہ مناسب حکومت کی اجازت سے نہ کی جائے۔

یہ دلیل کہ" یا دفعہ 34(1) کے اختیار کے تحت الفاظ صرف وضاحتی ہیں اور دفعہ 39 کی دفعات کی توسیع کو مسترد کیا جانا چاہئے۔ دفعہ 39 مناسب حکومت کو مذکورہ ایکٹ کے تحت حاصل اختیارات تفویض کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ یہ دفعہ 34 کے تحت شکایت درج کرنے کے تصور یا اجازت سے بالکل مختلف ہے۔اگر دفعہ 34 کے تحت اختیارات دفعہ 39 کے تحت تفویض کیے گئے ہیں تو نمائندہ خود شکایت درج کرا سکتا ہے یا کسی اور کو اس کو دائر کرنے کا اختیار دے سکتا ہے۔فاضل وکیل کی دلیل، اگر قبول کر لی جاتی ہے، تو یہ الفاظ" یا دفعہ 34 کے اختیار کے تحت ہوں گے اور یہ ناقابل قبول ہے۔ان الفاظ کو لازمی طور پر مناسب معنی دیا جانا چاہئے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ مناسب حکومت اپنے علاوہ کسی اور کو، یہاں تک کہ ایک غیر سرکاری ملازم کو بھی، دفعہ 34 کے تحت شکایت درج کرنے کا اختیار دے سکتی ہے۔

فاضل وکیل نے کہا کہ کسی بھی صورت میں رٹ پٹیشن کو دہلی ہائی کورٹ میں بھیج دیا جانا چاہئے کیونکہ اس میں ایسے دلائل لئے گئے تھے جن پر اپیل کے تحت حکم میں غور نہیں کیا گیا تھا۔ ہمیں ایسا کرنے کی کوئی اچھی وجہ نظر نہیں آتی، لیکن ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ جن لوگوں کے خلاف شکایت درج کی گئی ہے، ان کے لئے یہ کھلا ہوگا کہ وہ فوجداری عدالت کے سامنے تمام دستیاب دفاع لے جائیں۔

نتیجے میں، اپیل کی اجازت دی جاتی ہے. اپیل کے تحت حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ دہلی ہائی کورٹ میں دائر رٹ پٹیشن خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔

آر۔ پی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24